70350 ـ اسلام ميں غيلہ كا حكم

سوال

اسلام ميں غيلہ كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

غيلہ: كے متعلق ايك قول يہ ہے كہ:

دودھ پلانے والى عورت كے ساتھ ہم بسترى كرنا غيلہ ہے.

اور ايك قول يہ بھى ہے:

حاملہ عورت كا اپنے بچوں كو دودھ پلانا غيلہ كہلاتا ہے.

صحيح مسلم ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ميں نے غيلہ سے منع كرنے كا ارادہ كيا، ليكن مجھے بتايا گيا كہ روم اور فارس ايسا كرتے ہيں تو ان كى اولاد كو كوئى نقصان اور ضرر نہيں ہوتا "

صحيح مسلم حديث نمبر (1442).

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس حديث ميں غيلہ سے مراد ميں علماء كا اختلاف ہے:

امام مالك رحمہ اللہ موطا ميں اور اہل لغت اصمعى وغيرہ كہتے ہيں:

خاوند دودھ پلانے كى مدت كےدوران بيوى سے مجامعت كرے تو يہ غيلہ ہے.

اور ابن السكيت كہتے ہيں:

" عورت حمل كى حالت ميں بچے كو دودھ پلائے تو يہ غيلہ كہلاتا ہے "

علماء کا کہنا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع کرنے کا سوچنا اور ارادہ کرنا اس بنا پر تھا کہ انہیں خدشہ تھا کہ اس سے دودھ پیتے بچے کو نقصان اور ضرر ہوتا ہے.

ان کا کہا ہے: اطباء کہتے ہیں: یہ دودھ بیماری ہے، اور عرب اسے ناپسند اور مکروہ سمجھتے ہیں اور اس سے اجتناب کرتے ہیں.

اور حدیث میں غیلہ کا جواز پایا جاتا ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، اور منع نہ کرنے کا سبب بھی بتایا ہے "

دیکھیں: شرح مسلم نووی (10 / 17 - 18).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی:

" میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ایسا کیوں کرتے ہو ؟

تو وہ شخص کہنے لگا:

میں اس کے بچے پر شفقت کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر یہ نقصاندہ ہوتا اور اس میں ضرر پایا جاتا تو فارس اور رومیوں کو نقصان دیتا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1443).

اس اباحت کی مخالفت میں کوئی حدیث وارد نہیں صرف ایك ضعیف حدیث آتی ہے جسے ابو داود اور ابن ماجہ نے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیلہ کی نہی آئی ہے.

سنن ابو داود حدیث نمبر (3881) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2012) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف سنن ابو داود میں ضعیف قرار دیا ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے " تھذیب السنن " میں اباحت پر دلالت کرنے والی احادیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے:

" اور یہ احادیث اسماء بنت یزید والی احادیث سے زیادہ صحیح ہیں، اور اگر اس کی حدیث صحیح بھی ہو تو اسے ارشاد و افضلیت پر محمول کیا جائیگا نہ کہ حرمت پر " انتہی

اور زاد المعاد میں کہتے ہیں:

" اس میں کوئی شك نہیں کہ دودھ پلاتی عورتوں سے مجامعت کرنا عام ہے، اور مرد کا رضاعت کی مدت میں بیوی کے پاس نہ جانے سے صبر کرنا مشکل ہے، اور اگر ان کے ساتھ مجامعت کرنا حرام ہوتا تو یہ دین میں معلوم ہوتا، اور اس کا بیان اہم امور میں شامل ہوتا، اور امت اس میں غفلت نہ کرتی اور نہ ہی خیر القرون.

اور کسی نے بھی اس کی حرمت کی صراحت نہیں کی، اس سے یہ معلوم ہوا کہ اسماء والی حدیث بچے کے لیے راہنمائی اور احتیاط کے اعتبار سے ہے، اور اس صورت میں ہونے والے حمل کی بنا پر اس کا دودھ خراب نہ ہو جائے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 147 - 148).

حاصل یہ ہوا کہ:

غیلہ نہ تو حرام ہے اور نہ ہی مکروہ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے، اور جو کوئی بچے کے لیے احتیاط کرتا ہوا اسے چھوڑتا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .